7 اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

7.1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی-بی ایس سی):

کُلی طور پر اسٹیٹ بینک کا ملکیتی ذیلی ادارہ اور اس کا عملی بازو ہونے کی حیثیت سے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن مالی سال 18ء میں بھی تمام متعلقہ فریقوں کو موثر طور پر اور مستعدی سے خدمات فراہم کرتا رہا۔ حکومت اور بینکوں کو مالی خدمات کی فراہمی، کرنسی کا انتظام، زرِ مبادلہ کے آپریشنز اور زرِ مبادلہ کے امور اور تصفیہ نیز ترقیاتی مالیات کارپوریشن کے اہم وظائف میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ایس بی پی بی ایس سی خریداری، انجینئرنگ، طبّی خدمات اور اسٹیٹ بینک کی داخلی سیکورٹی کا بھی ذمہ دار ہے۔

7.1.1 حکومت کو بینکاری خدمات کی فراہمی

حکومت کو بینکاری خدمات کی فراہمی ان بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایس بی پی بی ایس سی کو تفویض کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں، ایس بی پی بی ایس سی کے پاس کراچی میں واقع اپنے صدر دفتر کے ساتھ ساتھ 16 فیلڈ دفاتر میں وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے کھاتے ہیں۔ حکومتی کھاتوں کو سنبھالنے کے علاوہ ایس بی پی بی ایس سی حکومتی ادائیگیوں / وصولیوں، حکومتی کھاتوں کی یکجائی اور ان کی رپورٹنگ سے متعلق خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔

مالی سال 18ء کے دوران، ایس بی پی بی ایس سی نے اپنے فیلڈ دفاتر کے ذریعے 14 فیصد اضافے کے ساتھ حکومتی ادائیگیوں / وصولیوں کے تقریباً 8.06 ملین سودے کیے جبکہ مالی سال 17ء میں 7.04 ملین سودے ہوئے تھے۔ ایس بی پی وژن 2020ء کے مطابق اسٹیٹ بینک کے شعبۂ مالیات اور اسٹیٹ بینک کے شعبۂ نظامِ ادائیگی کے تعاون سے اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ نے جدید بینکاری ٹیکنالوجیوں اور نظامِ ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو استعمال کرتے ہوئے حکومتی ادائیگیوں اور وصولیوں کی خودکاری کے بہت سے منصوبوں کا آغاز کیا۔ اس مقصد کے لیے 20 مارچ 2018ء سے اے ڈی سیز بشمول انٹرنیٹ بینکاری کے ذریعے ایف بی آر ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی آن لائن وصولی کے ایک منصوبے کا آغاز کیا گیا ہے۔ ایسے لین دین پر عمل درآمد کے لیے اول تا آخر خودکار نظام وضع کیا گیا ہے۔ ٹیکس گزاروں کو سہولت دینے کے علاوہ یہ منصوبہ حکومتی خزانے کو فوری قرضے کی سہولت بھی دیتا ہے۔

ایک اور نمایاں اقدام رقم کی برقی منتقلی (الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر-ای ایف ٹی) کے طریقے سے سیلز ٹیکس کی قابلِ واپسی رقوم کی آن لائن ادائیگی ہے۔ اس منصوبے کے تحت ایک نیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کے تحت فوری طور پر بآسانی سیلز ٹیکس کی قابلِ واپسی رقوم ٹیکس گزاروں کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کردی جاتی ہیں۔ ایس بی پی بی ایس سی نے فوجی ادائیگیوں کے حوالے سے کاغذی آلات کے ذریعے ہونے والی ادائیگیوں کی یکجائی کے لیے ٹھوس کوششیں کی ہیں جو مجموعی نظام میں مستعدی لائیں گی۔ مزید برآں، وصولیوں میں مدد فراہم کرنے کے علاوہ ایس بی پی بی ایس سی نے ٹیکس ایمنسٹی اسکیم (بیرونی اثاثوں کا اقرار اور ان کی واپسی) کے تحت وصولی کے حوالے سے ایس او پیز (آپریٹنگ کے معیاری طریقہ کار) کی تشکیل میں اسٹیٹ بینک کے شعبۂ مالیات کی معاونت کی ہے۔

7.1.2 کرنسی کا انتظام

مالی سال 18ء کے دوران کرنسی کا انتظام ایس بی پی بی ایس سی کی ایک اہم ذمہ داری رہا۔ اسٹیٹ بینک کے شعبۂ مالیات کے تعاون سے ایس بی پی بی ایس سی نے کرنسی کے انتظام کی حکمتِ عملی، مرحلہ دوم کے ہموار نفاذ کے لیے جامع پالیسی ہدایات جاری کیں تاکہ ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر اور کمرشل بینکوں کو خودکار ماحول کی سطح پر لایا جاسکے۔

ایس بی پی بی ایس سی نے اپنی خودکاری کی حکمتِ عملی کے بھی دوسرے مرحلے کا آغاز کیا ہے، جس میں کراچی آفس میں بی پی اے ایس کے کامیاب نفاذ کے بعد، بینک نوٹوں کی تیز رفتار پراسیسنگ اور تصدیق کا نظام (بی پی اے ایس) اور بینک نوٹ تلف کرنے کا نظام (بی ڈی ایس) مرحلہ وار پاکستان بھر میں نصب کیا جائے گا۔

تیز رفتار پراسیسنگ کے نظام کے ساتھ شعبۂ انتظام کرنسی (سی ایم ڈی) نے ڈیسک پر بینک نوٹ پراسیس کرنے والی مشینوں کی خریداری اور فراہمی سے فیلڈ دفاتر کی استعداد کاری میں بھی مدد کی ہے۔ آئندہ برس کے دوران کاؤنٹر پر نوٹوں کی تصدیق کی مشینوں کی خریداری کے ذریعے اس عمل کو تیز کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ توقع ہے کہ اس کی تکمیل کے بعد ایس بی پی بی ایس سی کے تمام ذیلی دفاتر بینک نوٹوں کی دیکھ بھال، موزوں اور غیر موزوں زمروں میں تقسیم کرنے اور جعلی بینک نوٹوں کی شناخت کا عمل اور مستعدی سے کر سکیں گے۔ اسی طرح سی ایم ڈی نے بھی مختلف مالیتوں کے نوٹوں کو تلف کرنے کے لیے کاروباری امور کی تشکیلِ نو (بزنس پراسس ری انجینیرنگ) کی حکمت عملی اپناتے ہوئے بہت زیادہ وصولیوں کے لیے خراب نوٹوں کو تیزی سے الگ کرنے پر توجہ مرکوز کی۔ اس حوالے سے سی ایم ڈی کی جانب سے جامع ہدایات جاری کی گئی تھیں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں ایسے نوٹ خاصی بڑی تعداد میں تلف کیے گئے۔

عمومی طور پر پاکستان بھر میں اور بالخصوص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مواقع پر نئے کرنسی نوٹوں کی تقسیم پورے پاکستان میں سی ایم ڈی کے لیے ایک چیلنج رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی نے گذشتہ چند برسوں کے دوران کئی طریقوں کا جائزہ لیا اور ان کا نفاذ کیا ہے تاکہ مذہبی تقریبات کے مواقع پر نئے نوٹوں کے موثر اجرا کو یقینی بنایا جاسکے۔ مختلف شہروں میں نئے نوٹوں کی تقسیم کے لیے ایس ایم ایس پر مبنی خدمت کا استعمال سی ایم ڈی کی جانب سے اپنایا گیا سب سے مقبول طریقہ تھا۔ اس سہولت کے تحت کوئی بھی شہری اپنے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کا نمبر 8877 پر ایس ایم ایس کر کے کمرشل بینکوں کی مجاز برانچوں سے چھوٹی مالیت کے نئے نوٹ مخصوص تعداد میں حاصل کر سکتا ہے۔ رمضان 2018ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کے 16 فیلڈ دفاتر کے علاوہ ملک بھر میں 132 شہروں کے کمرشل بینکوں کی 1500 برانچوں میں یہ سہولت پیش کی گئی تھی۔ اس کی وجہ سے ایس بی پی بی ایس سی کو پاکستان بھر میں 2.2 ملین شہریوں کی چھوٹی مالیت کے نئے نوٹوں تک رسائی کو بڑھانے میں مدد ملی۔ ایس ایم ایس کے ذریعے نئے نوٹوں کا یہ اجرا ان تمام مالیت کے نئے نوٹوں کو جاری کرنے کے علاوہ تھا جو کمرشل بینکوں کو ان کے صارفین کے لیے اور حکومتی شعبوں، جو ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر سے اپنی تنخواہیں نکلواتے ہیں، کو جاری کیے جاتے ہیں۔

مالی سال17ء میں سی ایم ڈی نے قومی بچتوں کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ کے اشتراک سے پریمیم پرائز بانڈز (رجسٹرڈ) اسکیم جاری کی، جس کے حوالے سے عوام کا مثبت ردعمل حاصل ہوا۔ شعبے نے کامیابی سے اس اسکیم کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا، جو انعامی رقم کی ادائیگی، منافع کی ادائیگی، اسٹاک کے انتظام، معاہدے وغیرہ کے لیے نظام کی تشکیل پر مرکوز ہے۔ اس مرحلے کے ہموار نفاذ کے لیے سی ایم ڈی نے ایس بی پی بی ایس سی کے تمام فیلڈ دفاتر اور کمرشل بینکوں کے لیے جامع ہدایات جاری کیں۔ مزید برآں، سی ایم ڈی نے، فی الحال 93000 کے مساوی یا اس سے زائد کے انعامات کے لیے، انعامی رقم کی ادائیگی اور انعام یافتہ قومی پرائز بانڈ کی عُرفی مالیت کے حوالے سے کاروباری امور کے جائزے کی ذمہ داری لی ہے۔ دعویٰ دار کو اختیار حاصل ہے کہ وہ انعامی رقم اور انعامی بانڈ کی عُرفی مالیت کو اس کے اپنے بینک اکاؤنٹ میں حاصل کر سکتا ہے۔

7.1.3 مالی شمولیت

مالی سال18ء میں 52 شراکتی مالی اداروں (پی ایف آئیز) کو مختص کیے گئے زرعی قرضوں کی تقسیم کے 1001 ارب روپے کے ہدف کی نگرانی میں شعبۂ ترقیاتی مالی معاونت (ڈی ایف ایس ڈی) نے اسٹیٹ بینک کے شعبۂ زرعی قرضے و خُردمالکاری (اے سی اینڈ ایم ایف ڈی) کی معاونت کی۔ ڈی ایف ایس ڈی نے ہدف کے جائزے کے حوالے سے بینکوں کے ساتھ میٹنگز کرنے کے ساتھ ساتھ زرعی قرض گاری میں علاقائی سطح کے مسائل کی نشان دہی کے لیے زرعی قرضوں کے فوکس گروپ کی ششماہی میٹنگز کے فالو اپ

انتظامات کے حوالے سے ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں مالی رسائی کے یونٹس (اے ایف یوز) کی معاونت کی۔ مالی سال 18ء میں تمام کمرشل بینکوں اور دیگر پی ایف آئیز نے مالی سال 17ء کے 705 ارب روپے کے مقابلے میں تقریباً 38 فیصد نمو کے ساتھ 973 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے۔

مالی سال 18ء میں ڈی ایف ایس ڈی نے اے ایف یوز سے تعاون کرتے ہوئے 530 سرگرمیوں کی نگرانی کی جس میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ 171 آگاہی پروگرام، استعداد کاری کے 107 سیشن، فوکس گروپس کی 89 میٹنگز اور 33 سیمینار / ورکشاپس، جن میں 18907 افراد نے شرکت کی، شامل ہیں۔ اس شعبے نے مالی شمولیت بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے کلیدی اقدام کے طور پر قومی مالی خواندگی کے پروگرام کا بھی آغاز کیا۔ مالی سال 18ء میں ایس بی پی بی ایس سی کے 16 فیلڈ دفاتر، 31 بینکوں اور کئی شریک اداروں کے ذریعے ملک بھر میں اس پروگرام کا نفاذ کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے ماسٹر ٹرینرز نے بینکوں کے 382 فیلڈ ٹرینرز کی تربیت کے لیے 21 تربیتی سیشنز کا انعقاد کیا۔ ایس بی پی بی ایس سی، بینکوں کی مشترکہ کوششوں سے مالی سال 18ء کے دوران 4270 کلاس روم سیشنز کا انعقاد کیا گیا جن میں ایس بی پی بی ایس کو تفویض کردہ ہدف سے 100000 سے زائد لوگ شریک ہوئے۔ ان سیشنز کے 44000 سے زائد استفادہ کنندگان نے اسی مقام پر برانچ لیس بینکاری / آسان اکاؤنٹ کھلوائے۔ پروگرام کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایس بی پی الیکٹرانک بورڈ پر معلوماتی پورٹل کی تشکیل کے علاوہ ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر سے معلومات کے حصول کے لیے، سرور پر پہلے سے وضع کردہ طریقہ کار پر اشتراک کردہ (shared) ڈائریکٹری تیار کی گئی۔ ڈی ایف ایس ڈی نے بینکوں سے ڈیٹا کے براہِ راست حصول کے ضمن میں قومی مالی خواندگی پروگرام کے ڈیٹا کے حصول کے پورٹل کے لیے کاروباری شرائط کی ایک دستاویز بھی تیار کی ہے۔

مالی سال 18ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر نے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے تحت شراکتی بینکوں میں 737.8 ارب روپے کے مجموعی قرضے تقسیم کیے۔ اسی طرح، ای ایف ایس اور اسلامی برآمدی نومالکاری اسکیم کے تحت ایس ایم ایز کے لیے بینکوں کو 30.0 ارب روپے کے نومالکاری قرضے دیے گئے۔ ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر پر مشتمل ٹیموں نے برمقام معائنے کیے تاکہ اس امر کی یقین دہانی کی جاسکے کہ ان مالکاری سہولتوں کو اسٹیٹ بینک کی جاری کردہ ہدایات کے مطابق قدرِ اضافی پر مبنی برآمدات کے لیے استعمال کیا جائے۔ ان ٹیموں نے 25 بینکوں میں 559.6 ارب روپے مالیت کے 12532 قرضوں کی توثیق کی۔

شعبے نے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی توسیع میں بھی مدد دی، جس سے نئی ٹیکنالوجی استعمال کرنے اور / یا موجودہ پلانٹ اور مشینری کو بہتر بنانے کے لیے برآمد کنندگان کو قرضے فراہم کیے گئے۔ مالی سال 18ء کے دوران ایل ٹی ایف ایف کے تحت بینکوں کے ذریعے قرض گیروں کو 41.66 ارب روپے دیے گئے۔

اگست 2017ء میں اسٹیٹ بینک نے پسماندہ علاقوں کی کاروباری خواتین کے لیے نومالکاری اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم متعارف کروائی تاکہ رعایتی مارک اپ شرح کے ذریعے کاروباری خواتین کی قرضوں تک رسائی کو بہتر بنایا جاسکے۔

مالی سال 18ء کے دوران 18 پی ایف آئیز کو مجموعی طور پر 6940.95 ملین روپے کے 7449 قرضے دیے گئے جس کے لیے 60 فیصد تک گارنٹی جاری کی گئی۔ اسی طرح چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم کے تحت چھ پی ایف آئیز کو 1.31 ارب روپے مالیت کے 21610 قرضے دیے گئے جن کے لیے گارنٹی جاری کی گئی، جبکہ 594 ملین روپے کی اعانتی ادائیگی کے لیے پرائم منسٹر یوتھ بزنس لون اسکیم سے متعلق 49168 سودے کیے گئے۔

شعبے نے کریڈٹ گارنٹی اور مارک اپ کی کئی رعایتی اسکیموں کے تحت 10.1 ارب روپے کی رقوم کا انتظام کیا۔ کمرشل بینکوں کے ذریعے ایس ایم ایز کی مالکاری کو تیز کرنے کی کوشش میں اسٹیٹ بینک نے "ایس ایم ایز کے فروغ کی پالیسی" متعارف کی۔ مزید برآں، ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر نے پالیسی سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے لیے پاکستان بھر کے 45 شہروں میں ایس ایم ای مالکاری کی آگاہی کے 88 سیشنز کا انتظام کیا۔

7.1.4 زرِمبادلہ کی کارروائیاں

شعبۂ زرِ مبادلہ آپریشنز (ایف ای او ڈی) ایس بی پی بی ایس سی کے اہم شعبوں میں سے ایک ہے۔ برآمدی وصولیوں کی بروقت واپسی اور حقیقی درآمدی لین دین کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے تناظر میں تجارتی لین دین کی نگرانی / توثیق، تجارتی، کمرشل، اور نجی زرِ مبادلہ کی ترسیلات کی منظوری، مختلف حکومتی اسکیموں کے تحت برآمد کنند گان کو ادائیگیاں اس کے بنیادی وظائف میں شامل ہیں۔ یہ ہوائی اڈوں پر اسٹیٹ بینک اور کسٹم کے مشترکہ بوتھ کا بھی انتظام کرتا ہے تاکہ علاوہ ڈالر دیگر کرنسیوں کی برآمد اور ڈالر کی درآمد میں مبادلہ کمپنیوں کی مدد کی جاسکے۔

خودکاری، کاروباری امور کی ری انجینیئرنگ اور آپریشنل انفراسٹرکچر وغیرہ کی بہتری کے شعبوں میں مالی سال 18ء کے دوران کئی ترقیاتی اقدامات کیے گئے۔ مالی سال 17ء میں ایف ای او ڈی نے خودکار ورک فلو سسٹم (کام کے بہاؤ کے خودکار نظام) کا منصوبہ تیار کیا جسے اسٹیٹ بینک کے نالج مینیجمنٹ (کے ایم) اقدام کا حصہ بنایا گیا۔ ایف ای او ڈی نے ماسٹر ٹیکسونومی شیٹس اور کے ایم کے نفاذ کے لیے کیس پر عمل درآمد کے طریقے سمیت بنیادی کام مکمل کرلیا ہے۔ متعلقہ فریقوں کو شریک کرنے کے حوالے سے اپریل 2018ء میں بینکاری صنعت کے لیے ایک تعارفی سیشن کا انعقاد کیا گیا تھا۔ مزید برآں، ایف ای او ڈی تجارتی لین دین کی نگرانی کے لیے وی بوک (WeBOC) کے ساتھ الیکٹرانک ڈیٹا انٹرچینج (ای ڈی آئی) پر بہت تیزی سے کام کر رہا ہے۔ ای ڈی آئی سے اخذ کیا گیا ڈیٹا مجاز ڈیلروں کے لیے ایک پورٹل کی تیاری میں مدد دے گا تاکہ وہ برآمد کنند گان کی ضروری جانچ پڑتال کے اہل ہوسکیں۔

مالی سال 18ء کے دوران ایف ای او ڈی نے بعض دیگر اقدامات بھی کیے۔ وی بوک ڈیٹا کی بنیاد پر برآمدات کے زائد المیعاد کیسوں کی اطلاع دینے کے حوالے سے بینکوں کے لیے ہدایات جاری کی گئیں۔ اس کے نتیجے میں برآمدی زائد المیعاد کیسوں کی اطلاع اور جواباً ان کی بازیابی چار گنا زیادہ بڑھ گئی، یعنی ایک ارب ڈالر سے زائد۔ تجارتی اور ملکی ترسیلاتِ زر سے متعلق لین دین کی جانچ کے حوالے سے حال ہی میں فاصلاتی نگرانی کا ایک طریقہ کار وضع کیا جاچکا ہے اور اسے ایک ڈیٹا بیس کی تشکیل سے مزید مضبوط بنایا جارہا ہے۔ مزید یہ کہ برآمدی پیشگی ادائیگیاں یکجا کی گئیں اور مجاز ڈیلروں کی جانب سے حاصل ہونے والے ڈیٹا سے پتا چلا کہ تقریباً 50 فیصد ادائیگیاں برآمد کنند گان نے استعمال کیں۔ اس کے علاوہ ایف او ای ڈی نے کاغذی (مادی) گوشواروں کے استعمال کو ختم کرنے کے لیے ہدایات جاری کیں جن کے نتیجے میں مجاز ڈیلروں اور ایس بی پی بی ایس سی دونوں کے وسائل میں نمایاں بچت ہوئی۔

دورانِ سال ایف ای او ڈی مختلف حکومتی اسکیموں کی ادائیگیاں کرتا رہا ہے، اور ایسی اُنیس اسکیموں پر کام کرچکا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران ایف ای او ڈی نے مختلف اسکیموں کے تحت تقریباً 50 ارب روپے کے قرضے دیے جبکہ مالی سال 17ء میں 30 ارب روپے دیے تھے۔ کیسوں کو مؤثر طور پر نمٹانے کے لیے عمل درآمد کا وضع کردہ طریقہ کار خودکار کیلکولیٹر پر مبنی تھا، جو داخلی طور پر تیار کیا گیا تھا اور وی بوک سے اخذ کیے گئے ڈیٹا سے مربوط تھا۔ اس کے نتیجے میں پراسیسنگ کا وقت 50 فیصد کم ہوگیا۔

ایف ای او ڈی نے ٹرن اراؤنڈ وقت گھٹانے / کمرشل اور نجی ترسیلات کے کیسوں کی پراسیسنگ کے لیے نشانیے وضع کرنے کے کام کا آغاز بھی کیا اور ایک مرکزی نگرانی کا طریقہ کار تیار کیا۔ مالی سال 18ء کے دوران کمرشل، نجی اور تجارت سے متعلق ترسیلات بشمول زرِ مبادلہ مختص کیے جانے کے حوالے سے ترسیلات کے تقریباً 18000 کیسوں پر عملدرآمد کروایا گیا۔

7.1.5 زرِ مبادلہ کے زائد المیعاد کیسوں کا حل

ایس بی پی بی ایس سی کا فارن ایکسچینج ایجوڈی کیشن ڈپارٹمنٹ زرِ مبادلہ ضابطہ ایکٹ 1947ء کی مختلف دفعات کی خلاف ورزیوں سے متعلق کیسوں پر مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 23 بی کے تحت مقرر کردہ اختیارات کے مطابق فیصلے صادر کرنے کا ذمہ دار ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران ان کارروائیوں کے ذریعے اب تک کے سب سے زیادہ 133.7 ملین ڈالر ملک میں واپس لائے گئے جبکہ مالی سال 17ء میں 78.7 ملین ڈالر واپس لیے گئے تھے۔ تصفیے کی بروقت کارروائیوں کو یقینی بنانے کے لیے گذشتہ برس کے دوران تین عدالتیں لاہور، کوئٹہ اور راولپنڈی میں قائم کی گئی تھیں جنھوں نے 34 ملین ڈالر کی وصولی میں حصہ لیا۔ مالی سال 18ء کے دوران نادہندہ برآمد کنندگان / مجاز ڈیلروں سے متعلق وصول کی گئیں 5857 شکایات نمٹائی گئیں جبکہ مالی سال 17ء کے دوران 3308 شکایات نمٹائی گئی تھیں۔

7.1.6 افرادی وسائل کا انتظام

دورانِ سال شعبۂ انتظامِ افرادی وسائل (ایچ آر ایم ڈی) نے ایس بی پی بی ایس سی کے تزویراتی مقاصد کے مطابق تنظیمی ترقی اور تبدیلی کے انتظام کے اقدامات پر توجہ مرکوز کیے رکھی۔ ایس بی پی-بی ایس سی کے انسانی وسائل کے خاکے میں اہم تبدیلی آچکی ہے کیونکہ روایتی مہارتوں کے حامل کارکنوں کی بڑی تعداد کی جگہ اب نوجوان، اہل اور موزوں تربیت یافتہ عملے نے سنبھال لی ہے۔ قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے پُرکشش پیکیج کے نتیجے میں خالی ہونے والی اسامیوں پر بھی بھرتیاں ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ایچ آر کے منصوبے کے مطابق مختلف عہدوں کی سطح پر مارکیٹ کے مسابقتی تنخواہ کے پیکیج پر بڑی تعداد میں (مجموعی 351) بھرتیاں کی گئی تھیں۔

اولین قومی ادارہ ہونے کے ناتے ایس بی پی بی ایس سی نے مارکیٹ میں دستیاب بہترین اہل افراد کو متوجہ کرنے، ملازمت دینے اور ان کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس حوالے سے بیرونی مشاورت کاروں کے ذریعے مارکیٹ پر مبنی مشاہرے اور سہولتوں کے سروے کا انعقاد کیا گیا۔ سروے کے نتائج اور تنظیمی وسعت کی بنیاد پر ایس بی پی بی ایس سی نے افسران کی تنخواہوں اور سہولتوں میں اضافے کو منظور کیا۔ مزید برآں، آپریشنل استعداد بہتر بنانے کے لیے صدر دفتر، کراچی میں بایومیٹرک ایکسس کنٹرول اور ای اٹینڈنس سسٹم (بیسس) متعارف کروایا جاچکا ہے۔

باصلاحیت ملازمین کو کیریئر میں ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے تناظر میں ایچ آر ایم ڈی نے مالی سال 18ء کے لیے پروموشن کا ایک دور کامیابی سے مکمل کیا جس کے تحت 218 ملازمین کو ترقی دی گئی۔ ملازمین کی گردش کو یقینی بنانے کے لیے جاب کی گردشی / تبادلے کی پالیسی سے ہم آہنگ پورے بینک پر محیط ایک پراسس کا آغاز کیا گیا۔ مزید برآں، اپنے ملازمین کی پیشہ ورانہ نمو کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے نباف، ای لرننگ پورٹل (ایل اے ایم ایس)، ملکی اور معروف مرکزی بینکوں اور نامور بین الاقوامی فورموں کی جانب سے پیش کش کیے گئے بیرونِ ملک تربیتی پروگراموں / تعارفی دوروں کے ذریعے 1600 افسران کو تربیتیں فراہم کرتے ہوئے استعدادکاری کے اقدامات کیے۔

7.1.7 دیگر شعبوں میں کارکردگی

ایس بی پی بی ایس سی کے شعبۂ داخلی آڈٹ (آئی اے ڈی) نے تنظیمی آپریشنز کی بہتری کے لیے کے افادۂ قدر کے مقصد سے خود مختار سرگرمیاں انجام دیں۔ مالی سال 18ء کے دوران، آئی اے ڈی آڈٹ کے تین مختلف دھاروں، یعنی سالانہ، ہب (hub) اور موضوعی(thematic) ، کے ذریعے اپنی آڈٹ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا۔ آڈٹ کی سرگرمیوں کے نتائج سے ضبط کے مجموعی ماحول میں بہتری آئی جو تنظیمی نتائج کے حصول میں ایس بی پی بی ایس سی کی معاونت میں دوررس مضمرات کا حامل ہوگا۔

آئی اے ڈی نے ایس بی پی بی ایس سی بورڈ کی کمیٹی برائے آڈٹ اور دیگر فریقوں کی جانب سے تفویض کی گئی خصوصی ذمہ داریاں بھی انجام دیں۔ مالی سال 18ء کے دوران شعبے نے آئی اے ڈی کے منشور کے ساتھ ساتھ داخلی آڈٹ کے ضمن میں عالمی رجحانات سے ہم آہنگ مختلف ترقیاتی اقدامات کیے جن میں شامل ہیں: موضوعی آڈٹ پراسیس کا آغاز، اشتراکِ عمل کو بہتر بنانے کے لیے آڈٹ فورم کی تخلیق، دو آڈٹ کانفرنسوں کا کامیاب انعقاد اور مختلف خطوں کے آئی ایم یو افسران کے لیے آئی ایم یو سے وابستگی کے پروگرام کا نفاذ۔

مالی سال 18ء میں شعبۂ عمومی خدمات کی جانب سے خریداری کی سرگرمیوں میں سے 45 آئی ٹی کی اہم خریداریاں جن میں 28 مشاورت و خدمات، کیش ہینڈلنگ مشینیں، سیکورٹی سے متعلق آلات، اسٹیشنری کی اشیا، اور طباعت کا سامان شامل ہیں۔ مزید برآں، حالیہ خریداری کے عمل میں مزید مستعدی لانے کے لیے اہم قدامات کیے گئے جن میں یہ بھی شامل ہیں: الف) خریداری کے سالانہ منصوبے کی تیاری کے لیے درکار وقت میں کمی، ب) معاہدے کے انتظام کی ذمہ داری مقتضی (Indenting) شعبے کو تفویض کرنا، ج) خریداری کی درخواست کے لیے معیاری فارمیٹ، اور د) ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے ضمن میں جائزہ کمیٹیوں کے لیے میعادِ مقررہ۔

بینک اور اس کے متعلقہ اداروں، جیسے ایس بی پی بی ایس سی اور نباف کے طبعی ماحولِ کار کو آگے بڑھانے، قائم رکھنے اور بہتر بنانے کے لیے شعبۂ انجینئرنگ اپنا کردار ادا کرتا رہا۔ مالی سال 18ء کے دوران معیاری انجینئرنگ طریقہ ہائے کار نیز سول، مکینیکل اور الیکٹریکل سے متعلق پراسیس کے ذریعے خدمات کی انجام دہی کے اعلیٰ ترین معیار کو یقینی بنایا گیا۔ ای خریداری نظام (e-Procurement system) کے نفاذ سے خریداری کی سرگرمیوں کا الیکٹرانک ریکارڈ رکھنے کا اقدام اس کی شفاف خریداری اور خدمت کی مؤثر ادائیگی کو یقینی بنانے کی تازہ ترین کاوش ہے۔

ملک میں پھیلی سیکورٹی کی صورت حال کے باعث حالیہ عرصے میں بینک کی داخلی سلامتی کے شعبے (آئی بی ایس ڈی) کا کردار کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ مالی سال 18ء میں آئی بی ایس ڈی نے اسٹیٹ بینک، ایس بی پی بی ایس سی صدر دفتر نیز اس کے فیلڈ دفاتر اور نباف میں سلامتی کے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ آئی بی ایس ڈی نے تمام فیلڈ دفاتر اور ملازمین کو ہدایات / ایس او پیز کی فراہمی کے لیے سلامتی وتحفظ کا مینول(security and safety manual) تیار کیا۔ مزید برآں، شعبے نے جائے کار پر تربیت، فائر فائٹنگ کی داخلی مشقوں اور میعادی نقلی / ڈیسک پر کی جانے والی مشقوں کے ذریعے استعداد کاری پر توجہ مرکوز رکھی۔

7.2 قومی ادارہ برائے بینکاری ومالیات

مالی سال 18ء میں نباف نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی۔ اس مدت میں مجموعی تربیتی سرگرمیاں 25 فیصد اضافے کے ساتھ گذشتہ مدت کے 34844 ایامِ کار سے بڑھ کر 433882 ایامِ کار ہو گئیں۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ ایس بی پی بی ایس سی کے استعداد کی نمو کے اقدامات میں اضافے کے ساتھ ساتھ مالی شعبے میں ترجیحی شعبوں پر بڑھتی ہوئی

توجہ اس بہتر کارکردگی کی وجہ ہے۔

نباف نے اسٹیٹ بینک کی جانب سے تربیتی پالیسی پر نظر ثانی، جس میں ہر گریڈ کے لیے لازمی تربیتی گھنٹوں کا تعین کیا گیا ہے، کے بعد تربیتی تقاضے میں اضافے پر مثبت ردعمل پیش کیا۔ ترجیحی شعبے میں ایس ایم ایز کے لیے ایک جارحانہ تربیتی ایجنڈے کا آغاز کیا گیا جس میں 2018ء کے دوران 100 تربیتیں شامل تھیں۔ اسی طرح پائلٹ (نمونے کے) منصوبے کے طور پر دسمبر 2018ء کے اختتام تک اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے استعمال کنندگان کے لیے 300 کورسز کی ایک آن لائن لائبریری تک رسائی فراہم کی گئی۔

مجموعی لحاظ سے نباف نے 359 کی ریکارڈ تعداد میں پروگراموں کا انعقاد کیا جن میں ملکی اور بینک الاقوامی دونوں فریقوں کے نمائندہ 7337 افسران کو تربیت دی گئی۔ ان ہاؤس کے ساتھ ساتھ مارکیٹ اور تعلیمی اداروں دونوں ہی کے لحاظ سے نباف نے اپنے ٹرینرز کے دائرے کو بڑھانے کی کوششیں بھی کی ہیں۔ علمی استعداد و نمو کے ماحول میں بہتری کے لیے تربیتی سہولتوں کو بھی بہتر بنایا گیا۔

7.2.1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان

استعدادکاری کی کوششوں میں اسٹیٹ بینک کی معاونت کے لیے نباف نے کئی اقدامات کیے تاکہ اس کے تربیتی پروگراموں کی وسعت اور اثر انگیزی میں اضافہ ہو سکے۔ مجموعی طور پر 205 پروگراموں کا انعقاد کیا گیا جن میں اسٹیٹ بینک کے 3837 افسران شریک ہوئے۔ ان پروگراموں سے 2017ء تا 2018ء کے دوران 18088 تربیتی ایامِ کار کا احاطہ کیا گیا، جو گذشتہ برس کے 13968 ایامِ کار سے کہیں زیادہ تھے۔

قبل از ملازمت تربیتی پروگرام

2017ء تا 2018ء کے دوران نباف نے 65 زیرِ تربیت افراد پر مبنی سباٹس (SBOTS) کے 21ویں بیچ اور 12 زیرِ تربیت افراد پر مشتمل شماریاتی افسران تربیتی پروگرام (ساٹس) کے 7ویں بیچ کے تربیتی پروگرام کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ اسٹیٹ بینک کے تمام متعلقہ شعبوں کی مشاورت سے تربیتی طریقہ کار اور کورس کے مواد کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز رہی۔ مزید برآں مارکیٹ سے بہترین تربیت کاروں اور ماہرین کو شامل رکھنے کی کوششیں کی گئیں۔

مہارتوں میں بہتری کے تربیتی پروگرام

نباف نے اسٹیٹ بینک کے افسران کی استعداد بڑھانے اور مہارت میں بہتری کے لیے مختصر دورانیے کے 203 پروگرام ترتیب دیے۔ ان پروگراموں کے نتیجے میں دورانِ سال 6782 تربیتی ایامِ کار صرف ہوئے جو گذشتہ برس کے 4615 تربیتی ایامِ کار سے خاصے بلند تھے۔ مالی سال 18ء کے دوران کیے گئے کلیدی اقدامات حسب ذیل ہیں:

- **تربیتی پروگرام برائے تشکیلِ قیادت:** اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کی سینئر منیجمنٹ (او جی 7) کے لیے پہلی بار چھ دنوں پر محیط ایک ان ہاؤس پروگرام وضع کیا گیا۔ تزویراتی سوچ، اقدار، جذباتی ذہانت کا استعمال اور قیادت کی مہارتوں پر مرکوز اس پروگرام کے لیے مارکیٹ کے ماہرین نے تربیت فراہم کی۔ مزید برآں، اس تربیت کے فالو اپ کے طور پر ڈائریکٹرز کے لیے انفرادی تربیت کے سیشن بھی ترتیب دیے گئے۔ یہ تربیت سینئر سطح پر افسران کی تربیتی ضرورتوں کے تعین میں مددگار ہوگی۔

درمیانی انتظامیہ (او جی-5 اور او جی-6) کے لیے ایک چھ روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جو تجرباتی تعلم (learning) کے طریقوں کے ذریعے تشکیلِ قیادت، انتظامِ تبدیلی اور تزویراتی سوچ پر مرکوز تھا۔

- **عمومی مہارتوں کے پروگرام:** تربیتی خدمات فراہم کرنے والے نمایاں اداروں کے اشتراک سے کئی عمومی مہارتوں کے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں تجزیاتی رپورٹ نویسی، تخلیقی و اختراعاتی سوچ، جذباتی ذہانت کے ساتھ قیادت، انتظامِ افراد، پریزنٹیشن کی مہارتیں، ٹیم ورک، ابلاغ، دباؤ کا انتظام، وغیرہ جیسے کئی تربیتی پروگرام شامل تھے۔ نباف نے بڑھتے ہوئے تربیتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے کراچی میں آئی بی اے، آئی بی پی، اور پی ایس ٹی ڈی کی عمارتوں کو استعمال کرتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد کیا۔ مزید یہ کہ، رمضان کے مہینے میں تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خُرد تعلم (micro-learning) کے سیشن کا تصور متعارف کروایا گیا جس میں 3 گھنٹے کے دورانیے کے پروگراموں کا آغاز کیا گیا۔

خاص ملازمتی فرائض کے پروگرام: انفارما، مشرقِ وسطیٰ کے اشتراک سے نباف نے کاروبار کے انتظامِ خطر سے متعلق مسائل کے حوالے سے استعداد کاری میں اسٹیٹ بینک کے شعبۂ انتظامِ خطر کی مدد کی۔ اس سلسلے میں 5 پروگرام ترتیب دیے گئے جن میں درمیانی اور سینئر انتظامیہ سے 64 افسران شریک ہوئے۔

نباف نے اشتراکِ علم کے کئی سیشنز کا بھی انعقاد کیا۔ مثلاً کُلی محتاطیہ پالیسیوں، بازل معاہدہ، توازنِ ادائیگی اور بیرونی شماریات، بلاک چین ٹیکنالوجی اور بٹ کوائن، ٹریژری آپریشنز، اسٹیٹ بینک کے مالیاتی گوشواروں کی تفہیم، غیر مالیاتی پیشہ ور افراد کے لیے مالیات، ٹیکس گوشوارے بھرنے کے طریقے، سرمایہ منڈیوں کے اطلاقات، وغیرہ۔ آئی ٹی سے متعلق پروگراموں میں نباف نے ایس ٹی اے ٹی اے، ایڈوانس ایم ایس ایکسل، ای-ویوز استعمال کرنے والے اطلاقی اکانومیٹرکس، ایس کیو ایل اور ایم ایس ایکسس، آئی ٹی پروفیشنلز کے لیے پراجیکٹ منیجمنٹ، آئی ٹی / سائبر سیکورٹی کورسز، وغیرہ کے حوالے سے تربیتوں کا انعقاد کیا۔ نباف نے او جی-1 کے لیے دو 13 روزہ تجدیدی (ریفریشر) کورسز کا انعقاد بھی کیا۔ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے ملازمین کے لیے جائے کار پر ہراسانی کے حوالے سے مختلف ادوار کا انعقاد کیا گیا۔

7.2.2 ایس بی پی بی ایس سی

نباف ایس بی پی بی ایس سی کے افسران کی تشکیل استعداد میں بھی سرگرم رہا ہے۔ مالی سال18ء کے دوران 147772 کے ہدف میں 29 فیصد اضافے کے ساتھ 19116 تربیتی ایام کار استعمال کیے گئے۔

قبل از ملازمت

مالی سال18ء کے دوران نوجوان پیشہ وروں کے قبل از ملازمت پروگرام (وائے پی آئی پی-6 اور وائے پی آئی پی-7) کے تحت ملازمت پر رکھے جانے والے 134 افسران (او جی-2) اور افسروں کے تربیتی پروگرام (او ٹی پی-7 اور او ٹی پی-8) کے تحت 214 بھرتی کیے گئے افراد (او جی-1) کو تربیت فراہم کی۔ ماضی میں تربیت پانے والے افسران، مضمون سے متعلق پیشہ ور افراد اور دیگر فریقوں سے موصول ہونے والے ردعمل (فیڈبیک) کی بنیاد پر ان پروگراموں کے نصاب پر نظرِ ثانی کی گئی۔ ٹیم ورک، انتظام کار، پریزنٹیشن اور تحریری مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرنے والی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔

مہارتوں میں بہتری کے تربیتی پروگرام

مالی سال 18ء کے دوران نباف نے ایس بی پی ایس سی کے او جی-3 افسران کے لیے درمیانی انتظامیہ (مڈل مینجمنٹ) کے چار ادوار کا انعقاد کیا جن میں 89 افسران شریک ہوئے۔ یہ پروگرام انتظامی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا، جیسے جذباتی ذہانت، لوگوں اور جماعتوں کا مؤثر انتظام، مسائل کا حل، اور دشوار ماحول میں فیصلہ سازی وغیرہ۔ اس کا طریقہ تربیت مطالعۂ احوال، پریزنٹیشنز، مشقوں اور کردار ادا کرنے کے طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے تجرباتی تعلم پر زور دیتا ہے۔ اس مقصد کے لیے نباف نے مارکیٹ سے تجربہ کار تربیت کاروں کو شامل کیا۔ ایس بی پی ایس سی کی سینئر انتظامیہ نے بھی ادارے کے بارے میں اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ مزید برآں، مختصر دورانیے کے 58 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں یہ شامل ہیں: حوصلہ افزائی، متحرک ٹیم سازی مسائل کا حل اور تجزیاتی سوچ، ابلاغ کی مہارتیں، بلند کارکردگی کے حوالے سے ذاتی رویہ، صارفی خدمت میں فضیلت، جذباتی ذہانت، تحریری اور پریزنٹیشن مہارتیں، تجزیاتی اور تخلیقی سوچ، وقت اور دباؤ کا انتظام اور ذاتی اثرانگیزی میں بہتری، وغیرہ۔

تربیتی کوششوں کی معاونت کے لیے نباف نے خصوصی قبل عشائیہ گفتگو (pre-dinner talks) کا انتظام کیا جن میں نمایاں ماہرینِ علم کو مدعو کیا گیا۔ مثلاً :

- پروفیسر احمد رفیق اختر- ممتاز عالم جنھوں نے اخلاقیات اور اقدار پر لیکچر دیا؛
- محترمہ ملیحہ حسین نے ہراسانی کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کی جس میں پاکستان میں کیے گئے قانونی اقدامات بھی شامل تھے؛
- ڈاکٹر اعجاز ایس گیلانی- نامور اسکالر، نے سی پیک کے خصوصی حوالے کے ساتھ عالمی تجارت اور علاقائی پیش رفت کے مضمرات پیش کیے۔

7.2.3 بین الاقوامی

نباف نے مالی اداروں اور خطے کے دیگر مرکزی بینکوں کے لیے استعداد کاری کے حوالے سے منتخب ادارہ بننے کی کاوشوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور حکومتِ پاکستان کے شعبۂ اقتصادی امور کے اشتراک سے بین الاقوامی کورسز کی پیش کش جاری رکھی۔ مالی سال 18ء میں نباف نے دو بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا۔ 48 ویں بین الاقوامی مرکزی بینکاری کورس کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا جس میں ایتھوپیا، کینیا، لاؤ پی ڈی آر، مالدیپ، مڈغاسکر، سری لنکا، سوڈان، تاجکستان، اور ویتنام کی نمائندگی کرنے والے 19 درمیانی سطح کے مرکزی بینکار شریک ہوئے۔

نباف نے 45 واں بین الاقوامی کمرشل بینکاری کورس بھی پیش کیا جس میں افغانستان، آذربائیجان، بنگلہ دیش، چاڈ، انڈونیشیا، کینیا، مالدیپ، نیپال، سری لنکا، سوڈان، صومالیہ، تاجکستان، تنزانیہ اور ویتنام سے 16 درمیانی سطح کے افسران نے شرکت کی۔ کمرہ جماعت کی تربیتوں کے علاوہ، شرکا کے لیے ایوانِ تجارت اور صنعت، فیصل آباد اور بعض برآمدی صنعتوں کے تدریسی دوروں کا انتظام کیا گیا۔

نباف نے سارک مالیات پروگرام کے تحت سارک ممالک میں ڈجیٹل مالی خدمات اور مالی شمولیت پر اسٹیٹ بینک کی ایک کانفرنس کے لیے مدد بھی فراہم کی۔ اس سیمینار میں افغانستان، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا اور پاکستان سمیت سارک ممالک سے 43 مندوبین / سینئر افسران نے شرکت کی۔ مزید برآں، وزارتوں، فِن ٹیک، برانچ لیس بینکاری خدمات پیش کرنے والے بینکوں اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی سے بھی شرکا مدعو کیے گئے تھے۔ پاکستان میں ڈجیٹل مالی خدمات کے شعبے میں کیے گئے اقدامات کو نمایاں

کرنے کے لیے سارک فنانس کے مندوبین اور شرکا کے لیے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں بینکوں، موبائل آپریٹرز، اور فِن ٹیک کی فرمز نے اپنی مصنوعات اور خدمات پیش کیں۔

نباف نے ٹورنٹو سینٹر فار گلوبل لیڈرشپ ان فنانشل سپروژن (ٹی سی) کے ساتھ تزویراتی شراکت کا کامیابی سے معاہدہ کیا جو مالیاتی نگرانوں اور ضابطہ کاروں کے لیے استعداد کاری کے پروگراموں کی پیش کش کرتا ہے۔ مفاہمتی یادداشت تعاون کا ایک فریم ورک مہیا کرتی ہے جس میں مالی نگرانی سے متعلق شعبوں میں معلومات اور مہارتوں کا اشتراک نیز تربیت اور استعداد کاری کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ معاہدے کے تحت ٹی سی اگلے تین برسوں کے دوران مرکزی بینک کے لیے "خطرے پر مبنی نگرانی کے فریم ورک" پر پانچ لرننگ سیشن، جن میں ہر ایک 5 روزہ ہوگا، کے انعقاد میں نباف کی مدد کرے گا۔ نباف پہلے ہی 30 جولائی کو اسٹیٹ بینک، کراچی میں پہلے سیشن کی منصوبہ بندی کرچکا ہے جس میں ٹی سی پروگرام کے لیے تربیت کار / ریسورس پرسنز فراہم کرے گا۔

7.2.4 ترجیحی شعبے

اسلامی بینکاری

نباف نے اسلامی بینکاری سے متعلق اس کے تربیتی پروگراموں پر خصوصی توجہ دی تاکہ اسلامی بینکاری صنعت میں تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جاسکے۔ نباف نے اسلامی بینکاری کے سرٹیفکیٹ کورسز کے چار ادوار کا انعقاد کیا جن میں مختلف کمرشل بینکوں / مالی اداروں سے 93 بینکاروں نے شرکت کی۔ مزید بر آں، شعبۂ اسلامی بینکاری کے اشتراک سے نباف نے اسلامی بینکاری آپریشنز کی مبادیات (ایف آئی بی او) کورس کے 10 ادوار کا انعقاد کیا جو ایبٹ آباد، گجرات، سوات، ڈی آئی خان، لاہور، کراچی، بہاولپور اور مظفر آباد میں کروائے گئے۔ اس میں آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی کے لیے ایک خصوصی کورس بھی شامل ہے۔ حالیہ برسوں میں ان پروگراموں کے شرکا کا دائرہ اسلامی اور روایتی بینکاروں سے بڑھ کر اسلامی شریعہ اسکالرز اور مختلف جامعات کے طلبا تک پھیل چکا ہے۔

خُردمالکاری

مرکزی بینک کو اس کے ترقیاتی مالی اقدامات میں مدد دینے کے لیے نباف نے اسٹیٹ بینک کے شعبۂ زرعی قرضہ و خردمالکاری کی مدد سے مائیکرو فنانس بینکوں کی درمیانی اور سینئر سطح کی مینیجمنٹ کے لیے تربیتی پروگراموں کے ایک سلسلے کا منصوبہ بنایا۔ نباف نے خوشحالی بینک، فرسٹ مائیکرو فنانس بینک، اور دیگر ایم ایف بیز / ایم ایف آئیز کے لیے درمیانی انتظامیہ کی نمو کے پروگرام کے ایک ہفتہ دورانیے کے چھ ادوار کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام خصوصی طور پر ایم ایف بیز / ایم ایف آئیز کے برانچ مینیجرز / آپریشن مینیجرز / فرنٹ لائن عملے کے حوالے سے ہے جس کی بنیادی توجہ برانچ بینکاری سے متعلق مرکزی شعبے جیسے اپنے صارف کو پہچانیں، ضوابطی فریم ورک اور تشکیلِ قیادت پر مرکوز ہے جس میں 133 افسران نے شرکت کی۔

نباف نے مائیکرو فنانس بینکوں کی ٹاپ مینیجمنٹ اور سینئر ایگزیکٹوز کے لیے "ایگزیکٹو ڈویلپمنٹ پروگرام" کے دو ادوار پیش کیے۔ ان پروگراموں میں مختلف مائیکرو فنانس بینکوں کے 56 سینئر افسران / ایگزیکٹوز نے شرکت کی۔ ایگزیکٹو ڈویلپمنٹ پروگرام کارپوریٹ نظم ونسق، ضوابطی فریم ورک، انتظامِ خطر کے اطلاقات جیسے شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔

انفراسٹرکچر ہاؤسنگ اور اسمال میڈیم انٹرپرائزز (آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای)

اسٹیٹ بینک کے اعلان کردہ روڈمیپ کے مطابق نباف نے ایس ایم ای شعبے کے لیے ایک جارحانہ تربیتی ایجنڈے کا بھی آغاز کیا۔ اس ایجنڈے میں آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کی مدد سے ایس ایم ای کے شعبے میں 2018ء، 2019ء اور 2020ء ہر سال میں 100 تربیتی پروگراموں کا منصوبہ بنایا گیا۔ مالی سال 18ء کے دوران مختصر دورانیے کے کُل 60 پروگرام پیش کیے گئے جن میں کوئٹہ، فیصل آباد، سرگودھا، گجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان، بہاولپور، گجرات، سکھر، حیدرآباد، خیرپور، نواب شاہ، پشاور، ایبٹ آباد، اسکردو، گلگت، ڈی آئی خان، اور مظفر آباد سمیت 22 شہروں میں 1175 کمرشل بینکاروں کو تربیت دی گئی۔

دیگر مالی اداروں کے لیے تربیتی پروگرام

مالی شعبے کی استعداد کاری سے متعلق اقدامات کے سلسلے میں نباف نے ایف ای او ڈی، ایس بی پی بی ایس سی کے اشتراک سے لاہور میں تیسرے فارن ٹریڈ سرٹیفکیٹ پروگرام کے تیسرے دور کا اہتمام کیا جس میں 21 کمرشل بینکار شریک ہوئے۔ اس پروگرام کو بنیادی طور پر ٹریڈ فنانس آفیسر / ایگزیکٹوز کے لیے تیار کیا گیا ہے تاکہ انھیں غیر ملکی تجارت اور اسٹیٹ بینک کے غیر ملکی کرنسی پالیسی کے فریم ورک اور اس کے آپریشنل پہلوؤں پر ان کی مہارت اور بصیرت کو نمو دی جائے۔ متعلقہ کاروباری ایپلی کیشنز کا عملی تجربہ جیسے بین الاقوامی تجارتی رپورٹنگ سسٹم، حال ہی میں لانچ کیے گئے ای فارم اور آئی فارم کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی دیگر پورٹنگ کی ضروریات کو پورا کرنا بھی اس پروگرام کا ایک اہم جزو ہے۔

نباف نے ضوابطی تناظر میں اہم مسائل، جیسے اے ایم ایل اور سی ایف ٹی، چیک کی ہینڈلنگ اور چیک کے فراڈ سے نمٹنے نیز کمپنی ایکٹ 2017ء وغیرہ پر کمرشل بینکوں کے لیے پانچ تربیتی پروگراموں کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ مزید برآں اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کی سینئر منیجمنٹ کے لیے لاہور میں ایک کسٹمائزڈ پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ نباف بالخصوص اپنے نئے کیمپس کے آغاز کے ساتھ اپنی تربیتی سرگرمیوں میں مزید توسیع کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاقائی سطح پر بینکاری شعبے کی تربیتی ضروریات کے جائزے کے لیے کوئٹہ، پشاور، لاہور اور ملتان میں بینکوں کے علاقائی سربراہان کے ساتھ کئی میٹنگز کا اہتمام کیا گیا۔ نتیجتاً ایک جامع تربیتی منصوبہ تشکیل دیا جاچکا ہے جس پر 19-2018ء میں عمل درآمد کیا جائے گا۔

نوجوانوں کے لیے قومی مالیاتی خواندگی کا منصوبہ (این ایف ایل پی وائے)

پاکستانی نوجوانوں اور اسکول جانے والے بچوں کو بنیادی مالی خواندگی سے بہرہ مند کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے نباف کے ذریعے نوجوانوں کے لیے قومی مالیاتی خواندگی کے ایک پانچ سالہ منصوبے (این ایف ایل پی وائے) کا آغاز کیا ہے تاکہ ان کی انتظام زر کی مہارتوں اور مالی مسائل کی تفہیم کو مضبوط بنایا جائے۔ این ایف ایل پی وائے پروگرام کا مقصد اس کلیدی پیغام کے ساتھ ملک بھر میں 1.6 ملین ٹارگٹ گروپ تک براہِ راست رسائی حاصل کرنا ہے کہ وہ کیوں اور کیسے بجٹ بنا سکتے ہیں، بچت، سرمایہ کاری نیز مالی مصنوعات اور خدمات استعمال کرسکتے ہیں:

- اسکول جانے والے بچے–9 تا 12 سال کی عمر سے
- بلوغت–13 تا 17 برس کی عمر سے
- جامعات کے نوجوان–تا 1829 برس کی عمر سے

اس حوالے سے مارکیٹ سے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی خدمات حاصل کرنے کے علاوہ ضروری انفراسٹرکچر بھی موجود ہے۔ ابتدائی مرحلے میں ٹی این اے اور پانچ منتخب اضلاع میں فوکس گروپ کی میٹنگ کے انعقاد کے لیے این ایف ایل پی وائے کی سرگرمیاں تیز ہوجائیں گی۔

7.2.5 ای لرننگ

ٹریننگ ایجنڈا میں ای لرننگ پر مبنی طریقوں کو شامل کرنے کے تناظر میں نباف نے چھ ماہ کے لیے ایک 300 آن لائن کورسز کی آف دی شیلف لائبریری سہولت کی خریداری کی ہے۔ پائلٹ (نمونے کے) پروگرام کے طور پر یہ اقدام خود سے سیکھنے کے لیے زبردست موقع فراہم کرتا ہے تاکہ تربیت وپرداخت کی پالیسی 2015ء کے مطابق لازمی تربیتی گھنٹوں کی تکمیل میں مدد دی جاسکے۔ اسمارٹ فون اور ٹیبلیٹس کے ذریعے ان ماڈیولز تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ملازمین کی سہولت کے لیے اس کے تعارفی سیشن کا بھی اہتمام کیا گیا۔ مزید برآں ملازمین کی آسانی سے رسائی کے لیے معاونتی مواد بھی اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر رکھا جاچکا ہے۔

7.3 ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ، 2016ء (ڈی پی سی اے) کے تحت ایک کامل ملکیتی ذیلی ادارے کے طور پر ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) قائم کی گئی ہے۔ کارپوریشن نے یکم جون 2018ء سے اپنے امور انجام دینے کا آغاز کیا۔ ڈی پی سی کا مقصد یہ ہے کہ کسی رکن ادارے کی ناکامی کی صورت میں اس کے محفوظ ذخائر کی حد تک امانت گزاروں کے نقصان کا ازالہ کیا جائے۔ ڈی پی سی کی جانب سے محفوظ امانتوں کی حد فی بینک فی امانت گزار 250000 روپے متعین کی گئی ہے۔ مزید برآں، ڈی پی سی اسلامی بینکاری اداروں کو اسٹیٹ بینک کے شریعت بورڈ کی جانب سے منظور کردہ شریعت سے ہم آہنگ طریقہ کار کے تحت امانت پر تحفظ فراہم کرے گا۔

7.3.1 مالی سال18ء کے دوران اہم کردار اور کامیابیاں

ڈی پی سی کا قیام اسٹیٹ بینک کے وژن 2020 کے تحت اسٹریٹجک مقصد "مالی نظام کے استحکام کو مضبوط بنانا" کا ایک اہم سنگِ میل تھا۔ اسٹیٹ بینک نے پاکستان کے بینکاری نظام کے تحفظ اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ایک جامع فریم ورک تیار کیا ہے۔ گو کہ اس فریم ورک کے کلیدی ستون موسوم بہ مضبوط بینکاری قوانین وضوابط اور مؤثر نگرانی ایک عرصے سے موجود ہیں تاہم ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کا تعارف ایک حالیہ اضافہ ہے جو اسٹیٹ بینک کے مسائل کے حل کے نظام کو مزید تقویت دے گا۔

ڈی پی سی نے یکم جولائی 2018ء سے امانت کے تحفظ کے طریقہ کار پر عمل درآمد کا آغاز کردیا۔ تمام کمرشل بینکوں کو اس طریقہ کار کا رکن قرار دیا گیا ہے۔ ضروری سہ ماہی پریمیم، جو مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی سے مؤثر ہوچکا ہے، وہ بینکوں سے جمع کیا جارہا ہے۔ ڈی پی سی نے بینکوں سے حاصل ہونے والے پریمیم سے محفوظ سرمایہ کاریوں (حکومتی تمسکات) میں سرمایہ کاری کا آغاز کردیا ہے اور کسی بینک کی ناکامی کی صورت میں رقوم کا ایک ذخیرہ تیار کرے گا۔ تحفظ کے طریقہ کار کی دیگر تمام خصوصیات 22 جون 2018ء کو جاری کردی ڈی پی سی سرکلر نمبر 04 میں واضح کردی گئی ہیں۔

ایک مضبوط حفاظتی اسکیم کو وضع کرنے کے لیے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈپازٹ انشورر کی جانب سے جاری کیے گئے "امانتوں کے بیمے کے مؤثر نظاموں کے لیے بنیادی اصولوں (انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈپازٹ انشوررز)" میں پیش کیے گئے بین الاقوامی معیارات کی پیروی کی گئی ہے۔ پاکستان میں امانت کے تحفظ کے طریقہ کار کی نمایاں خصوصیات زیادہ تر ان اصولوں سے ہم آہنگ ہیں۔

امانت کے تحفظ کی ایک رسمی اسکیم کا قیام پاکستان کے لیے سود مند ہو گا۔ ایسی اسکیم نہ صرف ملکی خزانے سے بوجھ کو کم کرے گی بلکہ نظام میں مالی استحکام کو بھی بہتر بنائے گی۔ مالی استحکام اسٹیٹ بینک کی اہم ترین ترجیحات میں سے ایک ہے اور اس کے نگرانی کے مؤثر نظام نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ امانت گزاروں کی رقم کا نقصان نہیں ہوتا اور نظام پر ان کا بھروسا مضبوط رہتا ہے۔ امانت کے تحفظ کا نفاذ مجموعی ضوابطی ڈھانچے اور امانتوں کی حفاظت کو مزید مضبوط بنائے گا۔

7.4 پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن

2017ء میں اسٹیٹ بینک نے وفاقی حکومت سے پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کے 100 فیصد حصص حاصل کر لیے اور ملک میں نوٹ اور پرائز بانڈز تیار کرنے والا واحد ادارہ بن گیا۔ یہ اقدام عالمی طرزِ عمل سے ہم آہنگ تھا۔ دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا، فرانس، بھارت، اٹلی، اسپین، اور ترکی نوٹوں کی طباعت کی اپنی سہولتوں کے حامل ہیں۔ پی ایس پی سی نے مطلوبہ انڈنٹ کے مطابق طباعت سے پیکیجنگ تک بینک نوٹوں اور انعامی بانڈ کی تیاری کو یقینی بنانے کے ذریعے اس کی کرنسی مینجمنٹ پالیسی کے نفاذ میں اسٹیٹ بینک کی مدد کی ہے۔ اسی طرح ایس بی پی بی ایس سی کی جانب سے دیے گئے ترسیل کے اوقاتِ کار (شیڈول) پر من وعن عمل کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے یہ اسٹیٹ بینک کی کلین نوٹ پالیسی کی تعمیل کرتا ہے اور نوٹوں کے معیار اور سیکورٹی کو بہتر بنانے میں مصروف ہے، جو قومی کرنسی پر عوامی اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

پی ایس سی پی کے حصول کے بعد، مینجمنٹ نے اس تنظیم کے لیے تزویراتی مقاصد تشکیل دیے اور ان کے مطابق دوبارہ مکمل جائزہ، نظر ثانی اور جہاں ضروری ہوا ری انجینئرنگ (تشکیلِ نو) کا عمل شروع کیا گیا۔ پی ایس پی سی اب فعال ہے اور پراسس میں استعداد کے حصول نیز اسٹیٹ بینک کی جانب سے نوٹوں اور پرائز بانڈز کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے ہفتے کے سات دن کام کرتی ہے۔ فروخت کے سالانہ اعدادوشمار **جدول 7.1** میں ترسیل کے بڑھتے ہوئے سالانہ آؤٹ پٹ کی وضاحت کرتے ہیں۔

جدول 7.1: پی ایس پی سی کا سالانہ آؤٹ پٹ

سال	نوٹوں اور پرائز بانڈز کی فروخت (ملین کی تعداد میں)
2017ء تا 2018ء	3,547
2016ء تا 2017ء	2,828
2015ء تا 20167ء	2,335
2014ء تا 2015ء	2,192
2013ء تا 2014ء	1,984

محدود وسائل کے باوجود مالی سال 18ء کے دوران پی ایس پی سی نے اب تک کے بلند ترین پیداواری ہدف کی ادائیگی کا نمایاں کارنامہ انجام دیا۔ اسٹیٹ بینک نے ابتدائی طور پر 3250 ملین نوٹوں اور بانڈز کا مطالبہ کیا تھا جسے بعد میں پیداواری استعداد کے محدود ہونے کی وجہ سے مزید کم کر کے 2.8 ملین کر دیا گیا۔ تاہم، نئی انتظامیہ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور 3547 ملین نوٹوں اور پرائز بانڈز کی ترسیل کو ممکن بنایا جو گزشتہ سب سے بلند ہدف سے بھی 25 فیصد زائد تھا۔ پی ایس پی سی کے تمام ملازمین کی مشترکہ کوششوں سے ہی اس کا حصول ممکن ہوا۔ بعینہٖ پی ایس سی پی اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء کے حصول کے لیے کام کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

7.4.1 نوٹوں کے معیار، سیکورٹی اور ترسیل کو برقرار رکھنا

پاکستان کی نقدرقم پر مبنی معیشت میں بینک نوٹوں کا معیار اور سیکورٹی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ماضی میں عوامی شکایات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کو کرنسی کے انتظام اور کلین نوٹ پالیسی جیسے اقدامات کرنے کی ترغیب ملی۔ اسی کے مطابق پی ایس پی سی نے معیار کے انضباط کے حوالے سے کئی منصوبے اختیار کیے ہیں جو نوٹوں کی اسٹیٹ بینک کو حوالگی سے پہلے معائنے کی اہلیتوں میں اضافہ کریں گے۔ اس کے نتیجے میں بینک نوٹوں کے طباعتی معیار اور پائیداری کو بہتر بنانے کے اسٹیٹ بینک کے مقصد کے حصول میں مدد ملے گی۔

مالی سال 18ء میں سوئٹزر لینڈ کی ایس آئی سی پی اے لیبارٹری نے تجزیوں اور جائزوں کے ایک سلسلے کا انعقاد کیا جو پاکستانی نوٹوں کی لچک اور پائیداری کی جانچ پر مرکوز تھا۔ جائزوں کے بعد اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ پی ایس پی سی کا تیار کیا گیا معیار معیاری کاٹن پیپر پر تیار کیے گئے نمایاں بین الاقوامی نوٹوں کے ہم پلہ تھا۔

آج سستی ٹیکنالوجی کی دستیابی کے ساتھ جعلی نوٹ بنانا آسان ہو چکا ہے۔ لہٰذا، سیکورٹی پرنٹرز کے لیے یہ لازمی ہوگیا ہے کہ وہ جدید ترین طباعتی ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے جعلی نوٹ بنانے والوں کو پیچھے چھوڑ دیں۔ اسی لیے دنیا بھر میں سیکورٹی پرنٹنگ محدود رسائی والے میٹیریل اور سامان کو استعمال کرتے ہوئے محفوظ طباعتی ذرائع پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ مزید برآں، محفوظ پراڈکٹ تیار کرنے کے لیے منفرد اور مخصوص ٹیکنالوجیاں نیز مختلف طباعتی طریقہ کار استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسی انداز میں پی ایس پی سی بھی نوٹوں کی تیاری میں مؤثر ترین سیکورٹی پرنٹنگ کے طریقہ کار سے استفادہ کرتا ہے۔

پی ایس پی سی میں پاکستانی کرنسی پر مختلف جدید سیکورٹی خصوصیات شامل کی جاتی ہیں۔ دراصل، ایس آئی سی پی اے لیبارٹری میں پی ایس پی سی کے کندہ کاری کے طباعتی معیار کی جانچ کی گئی جس سے ظاہر ہوا کہ پی ایس پی سی کی طباعت اعلیٰ ہے اور اسے "اچھا" قرار دیا گیا۔

7.4.2 افرادی وسائل کی پالیسی کو اسٹیٹ بینک کے نشانیوں سے ہم آہنگ کرنا

کسی تنظیم کی استعداد کا بیشتر انحصار اس کے افرادی وسائل کے معیار پر ہوتا ہے۔ اس صورتِ حال کو اسٹیٹ بینک کے تزویراتی مقاصد سے ہم آہنگ کرنے کے لیے پی ایس پی سی نے پی ایس پی سی لیڈرشپ انڈکشن پروگرام (پی ایل آئی پی) کا آغاز کیا جس میں انجینئرنگ اور مینیجمنٹ میں گریجویشن کرنے والے 54 ٹرینیز کے ایک بیچ کو ملازمت دی گئی، جنھوں نے جون 2018ء میں آئی بی اے سے تربیت مکمل کرنے کے بعد بطور اسسٹنٹ مینیجر پی ایس پی سی میں شمولیت اختیار کی۔ مزید برآں، پی ایس پی سی کی موجودہ ایچ آر پالیسیوں کو، جہاں ضروری ہو، اسٹیٹ بینک بورڈ کے ایچ آر سی کی رہنمائی کے تحت نظر ثانی کرکے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے مطابق بنایا جارہا ہے۔ اس میں بھرتی، مراعات اور تنخواہوں کے نئے ڈھانچے، خامیوں کی نشاندہی سے متعلق شعبوں سمیت پورا ایچ آر مینوئل شامل ہے۔ مزید برآں، ٹیم ورک کی حوصلہ افزائی اور تنظیمی یک جہتی برقرار رکھنے کے لیے کھیلوں کی تقریبات اور سالانہ اجتماعات کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ شعبوں کے مابین کمیٹیاں تشکیل دینے پر توجہ میں اضافے سے یہ ٹیم ورک اور یک جہتی کاروباری امور میں بھی نظر آتی ہے۔

7.4.3 خودکاری کی معاونت کے لیے کاروباری امور کی تشکیلِ نو

ڈیزائن ڈپارٹمنٹ کا قیام ایک اہم اقدام تھا جو نوٹوں کے ڈیزائن کو مقامی طور پر تیار کرنے کے حوالے سے استعداد کاری کے لیے کام کرے گا۔ موجودہ کاروباری امور پر بھی نظر ثانی اور ان کی ری انجینئرنگ کی جارہی ہے تاکہ تمام شعبوں میں خودکاری کی معاونت کی جاسکے۔ آئی ٹی انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کرنے کے لیے ایک اہم مشق جاری ہے۔ مزید برآں، فیکٹری کے علاقے میں معیاری اور خودکار تیاری کے ماحول کا نظام متعارف کروایا جارہا ہے تاکہ سیاہی کے سوکھنے کے مسائل کی وجہ سے تیاری کے وقت کے ضیاع سے بچا جاسکے۔ اسی طرح، شعبۂ خریداری وانتظامِ ذخیرہ کی خودکاری بھی کی جارہی ہے تاکہ تاخیری وقت اور ضروری افرادی وسائل کو کم کیا جاسکے۔

پی ایس پی سی جیسی تنظیموں میں صحت، حفاظت اور ماحولیاتی معیارات کا قیام اور جائزہ انتہائی اہم ہیں۔ پی ایس پی سی نے انتظامِ معیار کے نظاموں (کوالٹی منیجمنٹ سسٹمز) (آئی ایس او 9001) کے ساتھ ساتھ انتظامِ ماحول کے نظام (انوائرمنٹل منیجمنٹ سسٹم) (آئی ایس او 14001) میں اپنی آئی ایس او سرٹیفکیشن کا آغاز کیا ہے۔ پی ایس پی سی نے 2015ء کے معیارات کے تحت ایک مربوط انتظامی نظام کے لیے کام مکمل کیا ہے۔ اختتامِ سال کے بعد آڈٹ کی مشق مکمل کی گئی اور پی ایس پی سی کو تازہ ترین 2015ء معیارات کے تحت آئی ایس او 9001 اور آئی ایس او 14001 دونوں کی نظر ثانی شدہ سرٹیفکیشن سے نوازا گیا۔

7.4.4 کارپوریٹ نظم ونسق اور داخلی انضباطی فریم ورک میں بہتری

پی ایس پی سی کو بین الاقوامی تنظیموں کے برابر لانے اور کاروباری خطرات کے انتظام کے لیے تمام اہم شعبوں کی جانب سے اشتراک کے ساتھ پی ایس پی سی میں کاروباری خطرے کے انتظام کی مشق شروع کی گئی۔ اس مشق کے ذریعے پی ایس پی کاروباری خطرات میں مؤثر طور پر کمی اور ان کے انتظام کے لیے پُرامید ہے۔ اس مشق کی تکمیل کے لیے کسی اہم تباہی یا نادیدہ دھمکی کی صورت میں ہموار آپریشنز کو یقینی بنانے کے لیے تیاری کے حوالے سے کاروبار جاری رکھنے کی منصوبہ بندی پر کام کا آغاز بھی کیا جا چکا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی تحویل میں آنے کے بعد اس ابتدائی مرحلے میں پی ایس پی سی کی انتظامیہ ایس بی پی وژن 2020ء کے حصول کے ضمن میں اپنے طبعی انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اسے اپنے کام کے ماحول پر اثرانداز کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ اسی دوران یہ پی ایس پی سی کو عالمی طور پر تسلیم شدہ سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن بنانے کے لیے کوشاں ہے۔